اسلام میں شعر وشاعری کا حکم

مختلف علماء کرام

ترجمہ و ترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شعر وشاعری کا عام حکم

شعر بھی کلاموں کی طرح ایک کلام ہے جس کا اصل حکم مباح کا ہوتا ہے لیکن اس کے موضوع اور مقاصد کے اعتبار سے اس پر تمام فقہی احکام لاگو ہوتے ہیں۔

امام الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”شعر ایک کلام ہے، جس میں سے اچھے شعر اچھے کلام کی طرح ہیں، اور برے شعر برے کلام کی طرح ہیں“[1]۔

قرآن مجید میں ایک پوری سورۃ الشعراء کے نام سے موجود ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسی کا سب سے زیادہ زور تھا، جاہلی اشعار آج بھی بہت مشہور ہیں، اور اس دور کی عربی مراد سمجھنے میں مدد بھی دیتے ہیں، جبکہ قرآن مجید اللہ تعالی کی وحی ہے جس سے تمام شاعر عاجز ہوگئے، اور جاہل اپنی ہٹ دھرمی میں اسے شعر اور نبی کو شاعر تک کہنے لگے، لیکن عقل رکھنے والے ماننے پر مجبور ہوگئے یہ شعر نہیں ہوسکتے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ﴾ (یس: 69)

(اور ہم نے نہ اسے شعر سکھایا ہے اور نہ وہ اس کے لائق ہے۔ وہ تو سراسر نصیحت اور واضح قرآن کے سوا کچھ نہیں)

---

[1] "الأم" (224/6) -

اور فرمایا:

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ، وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ، تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الحاقۃ: 41-43)

(اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں، تم بہت کم ایمان لاتے ہو، اور یہ کسی کاہن کا قول نہیں، تم بہت کم نصیحت پکڑتے ہو، (یہ) جہانوں کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے)

اور فرمایا:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ، تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ، يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ، وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ، وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ﴾ (الشعراء: 221-227)

(کیا میں تمہیں بتاؤں شیاطین کس پر اترتے ہیں، وہ ہر سخت جھوٹے، نہایت بدکردار پر اترتے ہیں، وہ سنی ہوئی بات لاڈالتے ہیں اور ان میں کے اکثر جھوٹے ہیں، اور شاعروں کے پیچھے تو گمراہ لوگ ہی لگتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں، اور یہ کہ بے شک وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں، مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور اللہ کو بہت یاد کیا اور انہوں نے بدلہ لیا، اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا، اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا، جان لیں گے کہ وہ لوٹنے کی کون سی جگہ لوٹ کر جائیں گے)

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہمااس آیت میں جو شعراء کے بارے میں بتایا گیا ہے اس تعلق سے فرماتے ہیں:

"فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ"

(ہر لغو بیہودہ بات میں گھستے ہیں)۔

اسی سے متعلق باب کے تحت صحیح بخاری 6145 میں یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً"

(بے شک بعض شعروں میں حکمت و دانائی ہوتی ہے)۔

اور حدیث 6147 میں فرمایا:

”أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ، أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلُ۔ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ“

(شعراء کے کلام میں سے سچا کلمہ لبید کا مصرعہ ہے جو یہ ہے کہ اللہ کے سوا جو کچھ ہے سب معدوم و فنا ہونے والا ہے۔ اور امیہ بن ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے)۔

چنانچہ دانائی والے اور شرعی قباحت سے پاک غیر لغو اشعار بسا اوقات رسول اللہ ﷺ سنتے تھے بلکہ ایک دفعہ تو امیہ بن ابی الصلت کے سو سے زائد شعر سنے، اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کا کفار کے خلاف دفاع اشعار کی صورت میں فرماتے تو آپ ﷺ اسے کافروں کے دلوں پر تیر و نشتر سے زیادہ کاری ضرب والا کہتے اور دعاء بھی کرتے کہ اللہ تعالی ان کی روح القدس کے ساتھ مدد فرمائے۔ یہ تمام احادیث صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں موجود ہیں۔

البتہ جیسا کہ صحیح بخاری میں بھی باب ہے کہ انسان کا اپنے غالب اوقات اسی شعر شاعری میں لگانا کہ جو اسے ذکر الہی، علم و قرآن سے روکنے کا سبب بنے تو وہ مذموم ہے اور اس کے تحت یہ فرمان نبوی ﷺ لے کر آئے:

”لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا“[2]

(اگر تم میں سے کوئی شخص اپنا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اسے شعر سے بھرے)۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ شعر کہنے والے کو شیطان کہہ کر پکڑنے کا حکم دیا پھر یہ حدیث بیان فرمائی۔

تفسیر الطبری میں بھی ہے کہ جن شعراء کی مذمت ہے وہ مشرکین کے شعراء ہیں البتہ مومنین کا استثناء آگے بیان ہوا ہے۔

فتوی رقم 5782 سوال 6:

اسلام میں شعر کا کیا حکم ہے؟ اور کیا اللہ کے ذکر کو ساز و دف کی آواز کے ساتھ گانا جیسا کہ ہمارے وطن میں کیا جاتا ہے جائز ہے؟ اور کیا یہ اشعار مباح ہیں یا حرام؟

---

[2] صحیح بخاری 6154، صحیح مسلم 2264۔

جواب از فتویٰ کمیٹی، سعودی عرب:

اگر شعر جھوٹ، یا شرک یالھو ولعب، یا جنون (وعشق) وغیرہ یا برائی پر ابھارنے والے ہوں تو یہ ممنوع ہیں۔ اور اگر خیر کی طرف دعوت اور شرعی حکمتوں اور حق کی نصرت پر مبنی ہوں تو مشروع ہیں۔ بالجملہ اس کا حکم اس پر منحصر ہے کہ یہ کس چیز پر مشتمل ہیں۔

لیکن جو دف کا استعمال ہے وہ صرف عورتوں کے لیے جائز ہے وہ بھی شادی بیاہ کے موقع پر بطور اعلان نکاح کے، اسی طرح سے عید کے دنوں میں صرف عورتوں کے لیے خاص ہے۔

وبالله التوفيق وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم.

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء

عضو	عضو	نائب رئيس اللجنة	الرئيس
عبد الله بن قعود	عبد الله بن غديان	عبد الرزاق عفيفي	عبد العزيز بن عبد الله بن باز

(فتاوى اللجنة الدائمة > المجموعة الأولى > المجلد الثاني عشر (الجهاد والحسبة) > الجهاد والحسبة > العلم > الشعر)

سوال: بارک اللہ فیکم اس سائل نے یہ خط بھیجا ہے اور اپنا نام ذکر نہیں کیا ہے، کہتا ہے: یا فضیلۃ الشیخ، میرا ایک دوست ہے جو شاعری کو پسند کرتا ہے اور لکھتا بھی ہے، اس نے مجھ سے پوچھا کیا شعر و شاعری اسلام میں حرام ہے، کیونکہ اس نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان پڑھا کہ:

﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ﴾ (الشعراء:224)

(اور شاعروں کے پیچھے تو گمراہ لوگ لگتے ہیں)

آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے، ہمیں استفادہ پہنچائیں، جزاکم اللہ خیراً؟

جواب از شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ:

شعر میں سے جو اچھے ہیں وہ اچھے ہیں، اور جو برے ہیں وہ برے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک انسان شاعر ہو۔ اگر وہ مفید مسائل کو نظم کی صورت میں مرتب کرتا ہے جیسا کہ شرعی علوم میں اور جو اس کے مساعد علوم ہیں جیسے عربی علوم۔ اسی طرح سے حتیٰ کہ علم توحید پر بھی یہ دیکھیں الکافیۃ الشافیۃ جو فرقۂ ناجیہ کے اعتقاد پر ہے، اور یہ دیکھیں النونیۃ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا سب نظم ہی نظم ہے، اور یہ توحید پر ہے۔ اور یہ دیکھیں ابن عبد القوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی طویل نظم ہے جو دال کے قافیے پر ہے اور فقہ سے متعلق ہے جس کے اشعار کی تعداد 14 ہزار اشعار تک پہنچ جاتی ہے۔ اور آج تک علماء یہ کرتے آئے ہیں۔

جہاں تک بات ہے اس بھائی کی شعر کو ناپسندیدہ جاننے کے تعلق سے اور اس کے لیے اس آیت سے استدلال کرنا کہ:

﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ﴾ (الشعراء:224)

(اور شاعروں کے پیچھے تو گمراہ لوگ لگتے ہیں)

تو ہم اس سے کہیں گے ذرا پوری آیات تو پڑھیں یہاں تک کہ مکمل بات ہو جائے تاکہ آپ کے سامنے معاملہ واضح ہو جائے، تو پوری آیات اس طرح سے ہیں:

﴿وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ. اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ. وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ...﴾ (الشعراء: 221-227)

(اور شاعروں کے پیچھے تو گمراہ لوگ ہی لگتے ہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں، اور یہ کہ بے شک وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں، مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے اور اللہ کو بہت یاد کیا)

تو اللہ تعالی نے ان شعراء کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے ہیں۔ اور یہ وضاحت کی کہ شعراء کی پیروی تو گمراہ ہی کرتے ہیں اور یہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں، لیکن اگر کسی انسان میں یہ صفات نہ ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ دیکھیں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شعر پڑھا کرتے تھے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں۔

(حکم الشعر في الإسلام ، اسم السلسلة: فتاوی نور علی الدرب، الشریط رقم 270)

غزلیہ وعشقیہ شاعری

سوال: کیا غزلیہ شعر لکھنا جائز ہے، اور کیا ان کو پڑھنا جائز ہے، شریعت میں عفت کا کیا معیار ہے (کیونکہ عام خیال ہے کا عفت والی پاکیزہ شاعری جائز ہے فحش والی نہیں)؟

جواب از شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ:

ہر وہ شعر جو فواحش ومنکرات کی طرف دعوت دیتا ہو اسے چاہے غزل کہا جائے یا غزل کے علاوہ کچھ، یا وہ کسی حرام چیز کی طرف دعوت دیتا ہو تو اس کا لکھنا جائز ہے نہ ہی لوگوں کے سامنے پڑھنا اور اس میں مشغول ہونا۔ کیونکہ بلاشبہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اور فحاشی کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اور یہ لہو الحدیث ومنکر میں سے ہے کہ جس کی اللہ تعالی نے مذمت فرما کر اسے معیوب قرار دیا ہے، اپنے اس فرمان میں:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ڰ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (لقمان:6)

(اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو لہو الحدیث (غافل کرنے والی بات) خرید تا ہے، تاکہ جانے بغیر اللہ کے راستے سے گمراہ کرے اور اسے مذاق بنائے۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے)

اکثر مفسرین اس طرف گئے ہیں۔ کہ بے شک لہو الحدیث سے مراد حرام گانا بجانا ہے اور جو اس کے ماتحت آلات موسیقی آتے ہیں وہ سب۔

(حكم الشعر الغزلي)

سوال: میں شعر کے بارے میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں، مخصوص غزل، مدح، مرثیہ اور ہجاء (مذمت) کے بارے میں، کیا آپ کسی انسان کو ان انواع کے شعر پر مبنی نظمیں لکھنے کا مشورہ دیں گے؟

جواب از شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ:

اس میں تفصیل ہے غزل اگر فساد وبگاڑ کی طرف لے جانے والی ہو تو جائز نہیں۔ اگر غزل کچھ عورتوں کے تعلق سے ہو یا نوعمر لڑکوں کے متعلق جو ان سے رابطے اور ملنے کی طرف دعوت دیتی ہو یا اس جیسی ناحق باتوں کی طرف تو یہ منکر ہے اور جائز نہیں۔

جہاں تک مدح یا مذمت کا تعلق ہے تو اس میں بھی تفصیل ہے، اگر مدح برحق ہو اور کسی شرعی مصلحت کی خاطر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ کعب بن زہیر وعبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما وغیرہ مدح نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اشعار پڑھتے تھے، اسی طرح سے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد والے بھی پڑھا کرتے تھے۔ لہذا مدح پر مبنی شعر اگر ایسے کے بارے میں ہو جو اس مدح کا مستحق ہے اور اس سے کوئی فتنہ مرتب نہ ہو، اور کہنے والا اپنے قول میں سچا ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

لیکن جہاں تک بات ہے کسی انسان کے منہ پر تعریف کرنا تو اسے ترک کرنا چاہیے الا یہ کہ کبھی کبھار تھوڑا بہت، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ، فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ“[3]

(جب تم لوگوں کے منہ پر تعریفیں کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی جھونک دو)۔

لیکن تھوڑا بہت کبھی کبھار تو قابل معافی ہے۔ البتہ اگر منہ پر نہ ہو جیسے حق بیان کرنا ہو جیسے علماء کے سوانح میں ان کی تعریف اور شان بیان کرنا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ایسے انسان کی مدح جو اس کا مستحق ہے منہ پر نہ ہو اور اس کے کرنے میں شرعی مصلحت ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح ہجاء کا معاملہ ہے اگر جس کی مذمت کی جارہی ہے وہ اس کا مستحق ہے اپنی بدعت یا ظلم کی وجہ سے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(حكم شعر الغزل والمدح والرثاء والهجاء)

سوال: غزلیہ اشعار کا کیا حکم ہے، انہیں سننا، لکھنا اور گانا؟

جواب از شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ:

ظاہر بات ہے کہ غزل میں اگر شہوت کو ابھارنے والی بات نہ ہو تو اس کا استعمال جائز ہے کیونکہ وہ کلام میں سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

---

[3] صحیح مسلم 5457۔

"الشِّعرُ کَلامٌ حَسَنُهُ حَسَن، وَقَبِيحُهُ قَبِيح[4]"

(شعر تو ایک کلام ہے، جس میں اچھا شعر اچھا ہے، برا شعر برا ہے)۔

اس سے ہم ایک قاعدہ سمجھتے ہیں جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف سے آیا ہے کہ جب کلام کرنے کی بات ہو تو:

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ"[5]

(جو اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے)۔

اگر ہم اس کے ساتھ اس سے پہلے والی حدیث کو ضم کر دیتے ہیں کہ:

"شعر تو ایک کلام ہے، جس میں اچھا شعر اچھا ہے، برا شعر برا ہے"۔

۔۔۔ تو بلاشبہ برے اور اچھے کے بیچ ایک درمیانہ مرتبہ ہوتا ہے جو کہ مباح کلام ہوتا ہے۔ اور مباح کلام کے لیے کافی ہے کہ ہمیں اس کا حکم اسی مذکورہ کلام سے معلوم ہو، اور وہ یہ کہ بے شک یہ مباح ہے اگر وہ غزل ہے اور مباح کلام سے متجاوز نہیں ہوتی تو وہ جائز ہے کیونکہ وہ مباح ہے، البتہ اگر وہ اباحت کی حد پار کر جاتی ہے تو اس صورت میں اس میں ملوث ہونا جائز نہیں ہوگا، چاہے وہ صرف کلام ہی کیوں نہ ہو شعر یا غزل تو دور کی بات رہی۔ کیونکہ اس صورت میں کلام جذبات کو بھڑکائے گا اور اہل علم کے یہاں معروف شرعی قواعد میں سے ہے کہ ایسی چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے جو کہ درحقیقت مباح ہوتی ہیں اس خدشے کی وجہ سے کہ وہ ایسی چیز کی طرف لے جانے کا سبب بنتی ہوں کہ وہ مباح نہیں ہیں۔ اور اس قاعدے کو علماء سدِ ذریعہ کہتے ہیں۔ چناچہ سدِ ذریعہ کا قاعدہ بہت اہم ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی تطبیق کریں اپنی زندگی کے بہت سے امور میں۔

جو غزلیہ کلام ہوتا ہے غالباً اتنا ستھرا نہیں ہوتا اس میں کئی بار ایسے اوصاف ذکر ہو ہی جاتے ہیں جو کسی انسان کو سننا لائق نہیں جیسے اس (محبوبہ) کے رخسار اور ان کی کمر کے اوصاف بیان کرنا اور بعض عورتوں کی بعض صفات کو ایسے تشبیہ دینا جس سے ہیجان پیدا ہو، جائز نہیں کہ ہم اس قسم کی تشبیہ اور غزل میں ملوث ہوں۔

---

[4] سنن الکبری للبیہقی 5/68۔

[5] صحیح بخاری 6135، صحیح مسلم 49۔

(فتاوى جدة-30 ، ما حكم شعر الغزل واستماعه؟)

چناچہ حرام امور سے پاک کلام ہو یا شعر و غزل مباح ہے، بعض ناجائز امور جن سے انہیں پاک ہونا ضروری ہے جیسے:

1- کسی معین خاص عورت کے اوصاف ذکر کرنا جس سے مسلمانوں کی حرمت پر آنچ آئے۔

2- فحش غزل ہو جس میں عورت کے جسم کی یوں منظر کشی کی گئی ہو کہ پڑھنے سننے والے کی شہوت ابھرے۔

3- آلات موسیقی کے ساتھ نہ ہو۔

4- جس کے لیے غزل جائز ہے جیسے شوہر کا اپنی بیوی کے لیے، اسے عام نشر ہونے سے محفوظ رکھنا۔ جیسا کہ حدیث بھی ہے کہ عورت اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کے اوصاف بیان نہ کرے ورنہ گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

حالانکہ غالباً شعراء تو حرام کی طرف ہی جاتے ہیں یعنی اپنی بیوی کے لیے نہیں یا عورت اپنے شوہر کے لیے نہیں بلکہ معشوق / معشوقہ، محبوب / محبوبہ نامحرم کے لیے یا جن سے شادی ممکن نہیں جیسے مرد کا کسی غیر کی بیوی کے لیے، یا شادی شدہ عورت کا کسی غیر مرد کے لیے اپنے اور دوسروں کو جذبات کو بھڑکاتے ہیں۔

اسی لیے امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ان غزلوں اور محبت کے قصائد کی غالب صورت حرام والی ہی ہوتی ہے، اور بہت ہی شاذ و نادر ہوتا ہے کہ شاعر کی غزل یا محبت کے قصیدے اپنی بیوی، لونڈی یا امِ ولد کے لیے ہو۔ اگرچہ ایسا ہوتا بھی ہے لیکن بہت ہی شاذ و نادر جیسے کالے بیل پر کوئی سفید بال“[6]۔

انہی اصولوں کو امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے المغنی 12 /44 میں ذکر کیا جیسا کہ معین خاتون کے اوصاف کا ذکر اصل قائل پر حرام ہے، روایت کرنے والے پر اس طرح سے منع نہیں، جیسا کہ مغازی نقل کیے جاتے ہیں جن میں سے بعض میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار کی طرف سے طعن ہوتا ہے۔ یا جیسا کہ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے مشہور قصیدہ ”بانت سعاد...“ جس میں سعاد کی محبت میں اشعار تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی پڑھا۔ یا بعض میں کسی صحابی کی والدہ کا ذکر تھا تو منع کرنے والے کو اس صحابی نے پڑھتے رہنے کی اجازت دی کیونکہ اس شعر کا کہنے والا اس خاتون کا شوہر ہی تھا۔

---

[6]"مدارج السالكين" (486/1) .

دیگر فقہ کی کتب میں ایسے کی گواہی تک رد کرنے کا حکم ہے جو کسی بھی عورت کے باطنی اعضاء یا خدو خال پر غزل کہتا ہے۔ اس کے علاوہ تعریف میں بھی معین کی جگہ مبہم کرے۔

جبکہ اپنی بیوی ولونڈی کی تعریف میں بھی کثرت نہ کرے، اور دوسرے پر ظاہر کرنا بھی مروت کے خلاف ہے۔ دیکھیں مغنی المحتاج 4/431 وغیرہ۔

لہذا فحش کلامی سے پاک جسے عرب غزل عذری کہا کرتے تھے، معین کے بجائے مبہم شخصیت ہو، کیونکہ اصل مقصود تحسین کلام ہے نہ کہ مذکور کا تعیین، تو بلا کثرت کے ایسا کرنا مباح کہا جاسکتا ہے۔ اللہ اعلم

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔